

p1661

تلخیص

نایخ بہا شاہی

مُتَبَّعٌ
مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی، اے

مکتبہ

مولوی غلام نزیوانی ام، اے
ناظم آثار قدیمہ سرکار عالی

ع ۱۹۲۷

۹۵۷.۲۸۷

منتخب التواریخ تاریخ ہندوستانی

تفقیہ

۱۲۶۸

۲۶۶۷

میرے کرم دوست مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے جنس مصوری (مستقی) شاعری اور سارے زمانہ کے علوم و فنون کا شوق ہے۔ چند روز پہلے مجھ سے جب جیون داس گجراتی کی تاریخ بہادر شاہی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ریو نے متحف برطانیہ کی فارسی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس تاریخ پر متعبر کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد اول صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۲) لیکن میری نظر سے کتاب کا کوئی نسخہ نہیں گزرا تھا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر اصل نسخہ یا اس کی نقل مجھے بھی دکھا دیجئے تو کمال عنایت ہوگی۔ چند روز بعد وہ کتاب کے اس حصے کی جو اس کلاب لباب ہے۔ نقل لے کر میرے پاس آگئے۔ فرحت اللہ بیگ صاحب کے علمی شوق کے علاوہ وہ ایک کامیورے اور بڑا اثر خواہ اول ان کی غیر معمولی ذہانت اور ہمارے کامیاب کو قلمی فنون سے اکثر کام چٹا وہ جانتے ہیں کہ اصطلاحات اور غیر انوس ناموں کا ترجمہ کننا دشوار کام ہے۔ لیکن فرحت اللہ بیگ صاحب ناموں اور اصطلاحات کو اس صحت سے پڑھا ہے کہ میں دنگ رہ گیا۔ دوم کتاب کے اجزاء نقل کرنے میں انھوں نے بظرف ان ہی اور اہل کو منتخب کیا جس کو ڈاکٹر ریو نے بھی کتاب کی اصل جان خیال کیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کی نظر ڈاکٹر ریو کا تبصرہ بھی نہیں گزرا تھا۔

جگت جیون داس کے حالات کسی اور کتاب میں درج نہیں ہیں لیکن اس تالیف سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ پانچویں صدی میں صحنی شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں اس کو شاہی ہرکارے کی خدمت میں مقرر ہوئی تھی۔ شاہنشاہ نے اس کا پورا خیال کیا اور اس کی تاریخ کے بڑے اخذ و صوبہ جات کے واقعات نگاروں کے روزنامے یا شاہی ہرکارے کے بیانات میں بیگ جیون داس لکھتا ہے کہ اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد اس نے بھی واقعات کو نگاہ کر کے مرقوم کر دیا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۱۹۱ میں مجھ کو بہادر شاہ کے دربار میں لاہور میں پیش کیا گیا۔ اور طلعت عظمیٰ ہوا۔ اس وقت میں دربار میں لاہور میں واقع شکاری کی خدمت پر مقرر تھا۔

اپنی اصل تاریخ ہندوستانی میں صحنی کی خدمت پر مقرر ہونا۔

ہر کاموں کے تقرر کے وقت مستعدی و فاداری اور راتبازی کا ضرور خیال رکھا جاتا ہوگا۔ کیونکہ بعض اوقات نہایت اہم خدمات ان سے سر انجام پاتی ہیں ہتہ نیازی کا شہزادہ خرم کو جنیر میں جہانگیر کے انتقال کی خبر پہچانا اس وقت ضمنائیر سے ذہن میں آگیا۔ بہنیر سے جنیر کا فاصلہ چند سو میل کے قریب سمجھا جائے پس ہند میں اس مسافت کو طے کرنا اس زمانہ کے ہر کاموں کی مستعدی اور ڈاک چوکی کے عمدہ انتظام کی دلیل ہے۔ کتاب کے اختتام پر جگ جیون داس کے نام کے ساتھ ہتہ کا لقب اور لفظ گوہر سے اس کی ذات کی تخصیص بھی کی گئی ہے۔ ڈاکٹر دیونے اپنے تبصرہ میں ٹولٹ کو جگ جیون داس دلا منوہر داس گجراتی لکھا جس نے یہ ثابت معلوم نہیں ہوتا۔ ہتہ کا لفظ جوت کل ایک پارسی نام ہو گیا ہے تین سو چار سو برس قبل گجرات اور کاٹھیاواڑ میں شل رائے ہمارا کرد و خیر کے عزت کے واسطے استعمال ہوتا تھا۔ تاریخ میں ہندو داس ہر کامیے کے نام کے قبل بھی ہتہ کا اعزازی لقب درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی علاوہ گجرات کا رہنے والا تھا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولف کوئی بڑا عالم یا پایہ کا مورخ نہیں تھا۔ لیکن بعض اوقات دیکھی سے حالی نہیں دیا چہ میں تالیف کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے۔

”بخط ناقص ایں خوشہ میں خرمین خنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیا را
علحدہ و ملحدہ بطول کلام نگاشتہ اند تا جاع تواریخ کہ مشعراحوال بادشاہان دہلی و گجرات
و خرمین و سندھ و مار و گلبرگ و بنگالہ و جونپور و غیر ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکن کہ بہنیر
مادشاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عہد شاہیہ و فاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند۔
ببابت موجہ کے نوشتہ۔ لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ معتبرا استنباط نمودہ و بلیقہ داشت
و بقلم اختصار نگاشت۔ اگر منظور نظر صاحب نظر آن گردد نہیہ سعادت است۔“

ایک اور مقام پر اس طرح لکھا ہے۔

”سودایں سوادلو ہر سیکھزار دیک صد پنج، بحرہ مقد۔ درسلک بندگی بند ہائے درگاہ
عالم پناہ انلاک یافتہ پند مت ہر کارگی کہ عبارت از سولہ نویسی است، سر لید گشت۔ لہذا از
ہاں ابتدا بقدر حوصلہ عبارت مایقربانی تحریر احوال نصرت مال بہادر شاہی می نماید و چون
خلاصہ ایں تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصراست بنا برآں بطریق یادگار یکے از ہزار کہ لاچار

لے جا لیکر لا انتہائی زور ملا کہ کچھ نہیں ہوا۔ ہندو کو آصف خان نے بہنیر سے شہزادہ خرم کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا۔
جلد اول عبارت از کتابت درج ہے۔ بتاریخ غزوہ بجا افغانی سنہ محمد شاہی روز چنبہ با تمام سید سید فتح علی خان
تصنیف ہتہ جگ جیون داس گجراتی بہادر شاہی۔

واہل مطالعہ را طول کلام فیض اوقات نسا زدندہ آنقدر کم کہ ہرچہ بگوید دنیا بد مسطورہ مردم ساخت۔ العافیت بالعاقبت۔

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے کتاب کے اُس حصہ کو جو بہادر شاہ سے متعلق ہے پورا نقل کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے اور سلاطین کے احوال کے متعلق یہ توضیح کر دی ہے کہ کتاب میں کتنے صفحات اولن کے ذکر پر مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں ان بادشاہوں کی تاریخ کے متعلق جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے اُس کا نمونہ بھی پیش کر دیا، علم وہ مت احباب کو مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی سہی سے اصل کتاب کی تصحیح جو اب تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ ہرگز ناظرین کی جاتی ہے۔

غلام زیدانی

ذکر ہبادشاہ

چوں خلاصہ تسوید سواد ایں بیاض دیدہ اہل بصیرت است احوال فرزندہ آل فتوحات اہل
حضرت خدیو گیہاں خداوند زمان بادشاہ اداشاہ ابو نصر سید قلب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی
ہذا بقدر وصلہ مفصل سطر گشتہ ہر دو ہم ہرج الاول سنہ پنجاہ و یک مالگیری فتح کا فتح فتوحات ضعیفی پوشید
اولیائے دولت قاصد گشتہ - و از غرہ ذی الحجہ سنہ مذکور سنہ احد جلوس والا مقرر شدہ میر بیع الزمان خلیل
باجتبی خان ظل اللہ دین چاہہ تاریخ ایں فتح معطلی یافتہ اگرچہ اکثر صاحب طبعاں و مورخان بقدر سلیقہ خود تاریخ نوشتہ
الاصغر و موزوں و موقوف و بجا جان الفاظ بیچ یکے نشیندہ - **سیت**
سخن را بخود باید گفت پیش ہر سخن سخن کہ برگرد سخن گرد و چو برگرد سخن گرد
تفصیل ایں اجمال در اجلاس مذکور خواہ شد۔

ذکر محمد بسمل اولاد

حضرت خلد مکاں مالگیری بادشاہ را در ابتدا لے جلوس چار پسر بودند - محمد سلطان - محمد معظم - محمد اعظم -
محمد اکبر چنانچہ محمد سلطان و جنگ دارا شکوہ و شجاع مہمہائے خود ترددات نمایاں نمودہ - بعد روزے چند
اضلاع ناپسندیدہ در گوالیار مجوس گشتہ - پس اذ انکہ روئے خلاصی و بد عمر فنا کردہ - و پیام اجل بالیک
گشت - مراتب دیہید کہ قرن تقدیر بود بنایت سر سلطنت و جہان بینی محمد معظم عطا کردید و محمد کام بخش از بطن
خاص پرتا را دوسے پوری محل متولد شد و محمد اکبر در سنہ احد و تسین و الف نبی اختیار نمودہ بہ برگردانی از ملک
را چوتیہ بلکن و از آنجا لے بایران دیار رفت و ہماں جا و دیث حیات پیروہ محمد اعظم بعد شفا کردن ملک را دشا
بر خلافت وصیت پدر بزرگوار ادا دہ جنگ در سر نمودہ با فلاح و قوت و قہار حضور مالگیری چاہہ سوالی اکبر آباد متصل
جا جو آمدہ در قعر و عشر و الف احدی تہ ہر دو ہم ہرج الاول سنہ یکشنبہ وقت یک گھڑی رضا خرازدست بہادران ہفت
نش ہفت تیر و خشک گردیدہ و سراد از نظر مبارک گذشتہ - و محمد کام بخش کہ از راہ جنون و خود پسندی و ناگاہ کاری

بهت تیر و فنگ گروید و سر او از نظر مبارک گزشت. و محمد کام بخش که از راه جنون و خود پندری ذاکره کاری است
اندریشی قلنج بر لکث و از نظر پیا پور نشد. بلکه راجع به ولایت کرده از آنجا بدارالجهاد حیدرآباد رسید و دعوی سلطنت نموده بود
سوم مقدمه ساز جلوس مبارک شاه عالم بادشاه در میدان حیدرآباد که درینو لا فرخنده بنیاد خطاب یافته توجیه جنون و خود پند
ایست ایمنی از تردد بداران و دیگر شد و در حدود م با الهیقا رسید تفصیل زاین اجمال در اجلاس مذکور خواهد شد.

ذکر امر آنکه وقید با سوادشاه سلوک گرفتند

اجتنبی خان عرف بر بیع الزام از ادا داد که از اکابر خطام شورایام در خط بهارتعلق شرقیه داریاست، نوکری کار
جهاں بلا آس زمینده سر سلطنت فرا زنده چتر خلافت در ایام والا شاهی اختیار نموده در حالیکه که خدایتی بادشاه عالمگیر
بمال آن شایسته افسوسه بهیچ بعضی امور است که بیان آن تحصیل حاصل است رد داده بود بهیچ متفکرات اشرف و در شهرت از
سوار ملازم آن وقت بجهان واحد غرم خدمت مصمم کرده لازمه خدمت بجای آورده تفصیل آن زیاده از آن است که
از قلم توان نوشت در ایام سوا لعت و حال و استقبال خارج از احکام مشربست و در غضب جنس بادشاه عالمگیر که بهر
شیر آب می شود بمقامات منصوب و صیانت تدبیر خود را در لشکر بادشاهی و اجتماعت کثیر شراف را در گردیده نمود و منظر
وقت کار بودن، علی الله و ام بک هر صبح و شام خبر خود رسانیدن و باحوال خیر مال مطلع شدن، و فرمایش اطلاع
کردن و منصوبه معاندان برهم زدن و در آنچه در معنی مبارک ایشان باشد بصل آورده و خود را از دست منفذان
بامون دشمن و بخدمت قیام نمودن خالی از جو امر ذی فوکل حق نبود. چون مهت گماشت خدای انجام برسانید
و نقش خدمت و جان شاری استغش خاطر فیض نظا هر آن برگزیده خلافت و جهانماری گشت از آنجا که شب لال
متبدل بصبح اقبال میشود. بعد مهت سال تفصیل بادشاه عالمگیر شامل حال آن و بعد شد و غره خول سینه بیکر آکھند
پنج مذر عید مبارک در مسجد بجا آوردت راست بادشاه عالمگیر نشسته نماز ادا کردند. و پنجم شهر مذکور بندگان جناب
عالی تحالی بر لب پر دانت و ترنمین هندوستان بهشت نشان و ستودی افتاد.

سفر از شدن مصنف

مردا پس سواد در سینه بکجرا و بکجید و پنج و مجریه مقدمه در سلک بندگی بنداشته نگاه عالم پناه انسلک یافته
بخدمت هر کس که عبارت از سوغ نویسی است سر بلند گشت. لهذا از همان ابتدا در تقدیر و صلوات و عبارات دایمی تیر
احوال نصرت مال بهادرشاهی می نماید و چون خلاصت این تحریر مصروف به تسویه مضامین مختصراست. بنا بر آن بطریق
یادگار یکس از خبر که لایه دانست و اهل مطالب و اهل کلام تفصیل وقت نماند و آنقدر که هر چه بگوید یا بدست آورد

تشریف فرمودن حضرت نسبت وستان از آنجا پیشتر وقت شریف

نہجہ وقت نیست قدم و سعادت زبانیال کہ ترخیص بادشاہزادہ غزہ علایک السلام انقباضا علیہام صوبہ بکارت
بہشت نشان وقتہ اکثر اثر کار گذر دل طالع پشت بہ قبلہ نمودہ رہ بہ والی ایران دیار برودہ و غیر خروج اویسان
حضرت عالمگیر بادشاہ رسید و بجاہ مبارک گزشت کہ سداواید شہلہ پنج شوال سنہ سی و ہشت عالمگیری کہ خمس و الف
واحدے مانع باشد رخصت فرمودند از دارالظفر چچا پور مدین بارش باران و شدت گل و لالی کوچ کردہ ریل
و مراحل علی الاتصال پنجم شوال سنہ سی و نہ عالمگیری داخل اکبر آباد شدند و مسکن آسجا از ظلم و قعدی واحد
و جبر غبار خان کہ درینو لا بظلمت خاں عالم بہادر شاہی سر فرزند دار دستوہ آمدہ و بنا بر زبونی نیست ماکم آنجا
گرائی غلہ ملاہہ پیشانی سکنہ و متوطنہ شہر و ملک شدہ بود آنہا عبدالستہ امان دلوہ و فضل حق کہدا اٹا نشان محل
فرندہ مال اس شایستہ انور و ہیلمست بخش آمدہ دروازہ اندانی بر روئے بندہ منتوج گشت بادشاہ از دہان
و جہانیاں نزدیک بسالے در بندوبست آن ملک و سیر و مسکارت گات سامی و داری و طواف در گاہ قدوہ السکین
شیخ سلیم مقپوری گزرا نیندہ و اکثر فرزند جمعہ برائے فاتحہ حضرت اعلیٰ کہ عبارت از شاہجہاں بادشاہ باشد در مسجد قدوہ
متناز آباد تشریف می فرمودند۔ چون بیشتر کاہ پیشتر مذکور است بنا بر آن پانزدہم ذی الحجہ سنہ چہل از اکبر آباد کوچ
فرمودہ بہت و دود مزوی اکبر سنہ الیہ لوئے جہاں کشا در حوالی شاہجہاں آباد برازواشتند و در ہر منزل حدالت
می فرمودند و مظلومان بداد بر سیدند۔ دین ضمن خبر رسید کہ اکبر باغی بھوالی قندھار روئے ادبار آوردہ و نیندہ
امر مقدم بود پانزدہم محرم سنہ از شاہجہاں آباد نہضت فرمودہ دوم ربیع الاول سنہ الیہ داخل باغ فیض بخش
معروف بشالار شدند۔ مد بیان لطافت و نرمیت و طراوت و ستانت و صفائی عمارت و تزئین
کہ اکثر کار لاجور و طلا و لہور و تراکم اشجار سیوہ دارد ترشح فوارہ و آبجو باد و حوضہا کہ سادون و بہادون و غیر ذلک
نام دارند بکارت ملک میر عبد قلم مقصور اللسان است۔

روضتہ ملک نہسر اسال
و اوں براد لالہ ہائے رنگارنگ
دو قہ شش طیسر ہا موزون
و اوں برادینو ہائے گوناگون

از یہاں ربیع سکون شیندہ شد کہ بایں خوبی و آراستگی باغ دیگر نیست بہت و چہارم ربیع الاول سنہ الیہ
از آنجا کوچ کردہ پنجم ربیع الآخر سنہ مذکور ظل عافیت و عنایت بادشاہانہ بر کشتہ نشان بسوگرا و اندیند و ہند ہم
طرح لایق تشریف بردہ بہت و سیوہ مجادی الاول در آنجا ریز طواف بزرگواران نمودند و بہت و ہتم مجادی الثانی

معاودت فرمودند و بخار در ریاسے راوی چھاڈنی مقرر شد و مدتے دما بخاکرشت یا نودہم ربیع الاول سلسلہ باز پڑھا
تشریف آوردہ بخار دریا وصل اقامت انداختند اکثر ریاسے نماز جمعہ یا بہ تقریب فاتحہ در گاہ بزرگان در شہر نزل
اجلال میفرمودند۔ بایں دستور مدتے پرسی شد زمینداران آن فلاح از قبیل غازی خاں بلوچ و انمیل خاں و مارنگ
برہوی و خان زماں لوہانی و سعادت ترین زمیندار تو شیخ و مستنگ کہ سرحد قندھار است و ازین ہر کہم
اہل الوش و صاحب جمعیت ہزار ہا سوار پیادہ اند و جل باریا بان در گاہ ارسال عرضداشت نمودہ بہ حصول حکم
ملازمت شرف سعادت حاصل کردند و پیشکش مقرر ادا نمودند۔ چون زمینداران سرحدی اند بھلا کائے سدر راہ باغی
وادہ بنیات بادشاہ نہ سر قرار گشتہ تعلقہ خود را دستوری یافتند و چون از رویے و قلع حقیقت بر حمت حق شن
ایمکان صوبہ دار کابل معروض اترس گشت بجزو استماع بلا حلقہ اینکه ملک کابل سرحد ایران و توران و دیار سغلی
نیو توان گزارشت عرضداشت بھنور والا نمودہ انتظار جواب نہ کشیدند و پنجم ذی الحجہ سلسلہ از قمان براہ گھاٹی ملی
عبور در ریاسے راوی فرمودہ کچ کچ بھر ملک جہنگ سال مفاہرہ کہ جناک میت دہم ربیع الاول سلسلہ نزل
اجلال بردیا سلسلہ شہد چہم ربیع الآخر سلسلہ و اہل باغ نظر واقع پشاور شدند و دوم جمادی الاول سلسلہ
از انجا کچ فرمودہ براہ خیبر کردہ و شوار و سواتین راہ است و افغانان قوم بوری و اہرک زلی و میمند ابادی اند
والوش کمان است و دوائم کچ فہی و خلافت اندیشی خاصہ آنها شدہ آمدہ متوجہ جلال آباد شدند بفضیل خدا و اقبال حد
مال شاہنشاہ زماں جمیع لشکاں الوش و اربو ساطت کچ علی خاں ملازمت نمودہ و خدمت بجا آوردہ و لشکر فیزی
اتر بہ امن و امان سوم جمادی الآخر سلسلہ و اہل جلال آباد شد۔ کلانی دانہ و سرخی و شیرینی و سیرانی اٹار و بابکی
پست آں چہ بیان نہایہ کہ در شیر خشک اب و زباں بنداست۔ ہختم شوال سلسلہ براہ جلدک کہ حلقہ
قوم افغان الوش کلاں از چھاٹیل جا بجا برداشتہ طور مردم کوچی میی بجا قائم مقام آہنا نیست۔ روزے بجا
و شے بکھانے سکونت میکردند آباد است، متوجہ کابل شدند۔ چہارم ذی الحجہ سلسلہ و کشتائے کابل را ہختم
مینت از مردم زب و زینت بخیرند، از خنکی ہولہ و فراوانی میوہ از قسم انگور و سیب و تاک و شفا و دندہ الی و اہل ہار
آلوچہ و سرودہ و ترتر۔ چارہ کار چہ نوید کہ و فور از حد گزارشتہ و انچین آب خشک سیرج اہم و ربیع جانیت و میوہ
دوکان در سربازار بلکہ در خٹک و امن کوہ چون حلو اسے بے دود و تودہ تودہ افتادہ و بکپس برائے خوردن میوہ
در میوہ زادہ رحمت و در شہر ریاسے کیلام آفندہ رازش دارد کہ آدمی شکم میر میوہ و چنیں ملک راحت قریب است
آستان در کابل بکشتان در جلال آباد و پٹاور دور و دور کہ گرم سیر است لوٹے معلالت بلوفاشتہ مرتبہ اہل
براہین و مرتبہ دوم براہ ہزار و دخت رفتہ براہ قریل و فرین بکابل تشریف آوردہ و مرتبہ سوم براہ خیبر اہل کابل شد
بہ اسفر آمدہ چھاڈنی فرمودند و باز سیر کہ اہل تعلقہ پابان بگیش و دیہ شیخ بالا بگیش وزیراں شکارن و کرمان

نموده و دره خدران و سپهر و دھاک دیوار و غیره طے کرده و جب زمین نمانده کہ پٹے سپر مرکب جلال گشت
 ہم چنین ہشت مرتبہ سیر کابل فرمودہ ہر وہم شعبان سنہ عالمگیری بہ عبود و تشریف آوردہ جو دند کہ دماہ ذی الحجہ
 پنجاہ و یک خبر تھا کہ کن عالمگیر بادشاہ دہ احمد نگر واقع ملک دکن رسید و چہارم محرم سنہ ایلا و انجا کی چکر
 یازدہم خبر تھا کہ راجپور دیائے الہک فرمودند۔

بہشت نصیب شدن حضرت عالمگیر باگشتن بہاوشاہ و کابل بہشت جہان آباد

بست ہشتم شہزادہ شہزادہ روح اقدس عالمگیر بادشاہ سیر و خدمت و رضا و تشریف فرمودہ و دشاہ اور
 خبر بہ ذوالحجہ خلافت فراز شدہ چہر سلطنت رسید و از راہ دشوات و واقعات کہ در خدمت پیر بزرگوار داشتند
 باور کردہ حل مصوبت یاری نمودند بعد از آنکہ گمراہیں خبر سامع افروز مبارک گشت لاک جہانگشا نصیب السلطنت
 لاہور برا فرما شد و کوچ کوچ بر رویائے سندھ کہ شہور بہ الہک است نزول اجلال فرمودند و مع
 ہنگامیں آئے کہ مرغابی ند و امین نمود

ہیچ گویاہ سبز از تیزی و جلدی آب چہار پارہ می نمود و از صعب و عمیق آب و صوبت نگہائے کنار کہ
 کہہ مثال بہالیہ و کمالیہ اندوہام سپاہیائے راجپور از آں دشوار تا بہتفسے چہ رسد بہ بقضائے درستی نیت
 آں بگزیدہ حق آب کم شدہ از چہار پارہ کشتی بل بستہ بمعیت جمعیت و توپ و توپخانہ و در سیم احال عبور فرمودند
 پانزدہم ماہ محرم سنہ مذکور ناصر مبارک کہ دینولا بہ خطاب دربار خاں سرفراز دست تخت و چہر لک در آوردہ و نظر
 مبارک گذرانید ہمچنین از دیائے جہلم و چاد (چناب) کہ پیش از نزول رایت آسماں فرماست خاں خاں صاحب
 بہ خدمت الملک مدارالہام مظہر خاں خاں کھاناں بہادر ظفر جنگ و فادار پل تیار کردہ بود عبور فرمودہ و عاید گشت
 شاہ دولادیش را کہ از تعدی ابوالقاسم فوجدار آخند لاریش بودند عزل خدمت و رساندن خنہ آں ظالم
 واجب الیاست مردم عدالت پاخندند آں طاغفہ داورس بد طاعتی حق رس دست انابت بامید اجابت بدرگاہ
 مستحب الدعوات برداشتند و تیغ آں بظہور رسید۔

شہاں را عدالت عبادت بود برآرندہ حاجبت عبادت بود
 خواہی چو نجات از طاعت با خلق خدائے کن عدالت

مہر راین مقدمہ در لاہور پائے بند و بست و اکچوکی (ڈاک چکی) و ضبط انجا را ز مدت و دوماں
 رسیدہ بود آں طرف لیکن آباد شرف از ملازمت سراپا سعادت حاصل نمود و بنای خلعت سرفراز گردید و چہل و پنجاہ
 ساعت سعد بود و در منزل پل شاہ دھلا کہ دوازدہ مکرادہ غربی لاہور است بدستور آئین تخت فرغندہ سخت و باہر

قدومیت افتخار بخشیدند - بیت

بنازم خجست تنخے را کہ بر صدرش مگرفت جا
بوسم دست شخے را کہ چہرے را کند بر پا

منعم خاں! بندہ اے شیخہ المصوب سعادت ملازمت دریافت و ازہاں روز شروع بنایت خطاب
بادشاہ زاد ہائے جہاں و جہانیاں و امراے عظیم الشان بادشاہی و بندہ اے والا شاہی و اضافہ اے صاحب
و دیگر رعایت پاکہ در عہد بادشاہان سوائے عشر خیراں نبود بند دل گردید۔

موشن وصیت نامہ بروان

از آنجا کہ حق شناسی و صواب اندیشی و رفاه عام و ایم مطیع خاطر فیض مظاہر است و حضرت خلد مکان نیز نظر
بر دفع شرک و اخلاقیات متسل بندہ اے خداوند مذہب وصیت نامہ بنام ہر کدام بادشاہ و مقتدیہ ہر ملک نوشتہ فرستادہ بود
بنابر آن یکے از بندہ را با فرمان قضا جہاں شہر و صیت نامہ نزد محمد عظیم شاہ سعادت فرمودند کہ اگر بریں طریق سعادت
نمائند بہرہ والا نظر بگردان او و ہرچہ خواہد و نیاز خود خواہد و دید چون شیت الہی جنیں بود فصل سودمند نماید و جس
لاذیع را کار فرمودہ جوابے کہ اہل حل نہ پسند نوشت حجت بادشاہانہ تاب نیاد و ردہ پیشتر کہ فرمودند بتاریخ سوم
ماہ صفر سنہ ۱۰۷۷ شاہ عالمی سایہ نزل بر فرقہاں لاہور اکندہ متوجہ شاہجہاں آباد شدند و در ہر منزل دیوان
عام و خاص و عدالت می فرمودند و مظلومان بداد میر رسیدند و مردم خطاب و اضافہ سر بلند می شدند و خزانہ از
ہر طرف میرسد و بانعام و اکرام و نگاہداشت مردم جدید و خواہد موجب ذکران قدیم صرف میکردند بیت و نجم صفر
از راہ خاں زمان بہادر محنت خاں شاہجہاں آباد رخصت یافت و اساتات قلعہ دار داخلہ انصوبہ کہ محمد یار خاں
پس معتقد خاں عرب بہمن یار خاں است نمود و روز سوم کہ بیت و شہر مذکور باشد مراقات جاہ و جلال و عالی
برافراشتہ شد و بعد فاتحہ و گاہ قلب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ و دیگر بزرگان بر بارہ پلہ
دارہ شد و ہمیں کوچ بہ کوچ بہ اکبر آباد تشریف آوردہ باقی خاں قلعہ دار آنجا را کہ مصلحتا ملازمت شاہزادہ عظیم الشان
بہادر مذکورہ شوقی مد چشم مردم ظاہر میں نمودہ بود و سلط خان زبان بہادر طلبیدہ تہیکس ہا آنجا گرفتہ شد و
خزانہ ہر قدر کہ مطلوب شد از قلعہ اکبر آباد گرفتہ زرفشاں باجمیت نمایاں کہ قریب و دلتک سوار باشد متوجہ پیشتر
شدند و شاہ عظیم الشان کہ قبل از دو ماہ بہ بنگالہ آمدہ منتظر تشریف رایات عالم آرا اقامت گرفتہ بہ نگاہداشت
و افراد بندہ بیت ملک اکبر آباد و انداد راہ عبور و محالفاں پرداختہ بودند بدیانت نعت ملازمت ولی العتبت
سعادت حاصل کردند حضرت ظل سبحانی خلیفہ المرعانی از کمال جہولانی دادہ در محل گرفتہ و بنگالہ

قدسوس و حلالے خلعت و جاہر و نقد و عین سرفراز فرمودند۔

رسیدن محمد اعظم

در اکر آباد خبر رسید که محمد اعظم شاه احوال و افعال را در گویا رگزار گشته و پرده نشین سلطنت و جهان بینی
توابع دینت انساب بیکر که در منزل اجتماع باو شاه بیکر امینا زیافته و امیرالامرا عرف اسدخان را که خطاب نظرالسلطنه
اصف الدوله سرفرازی دارد و آنجا نگارنده داشته جلالت شتاب به دریائے فیصل رسید و محمد بیدار بخت و والایا به
و ذوالفقارخان پسر اسدخان و خان عالم و منورخان پسران شیخ نظام دکنی و راج سنگه باده و راؤ دپت بندلیه و دیگر
فوج جنگی در کاب حضرت غلامکاه و توپخانه حضور و کمن و ذکران پروردگار چندین سال خود که پان و گزاف عمری
بسر برده بود بموجود نموده حضرت بدولت و اقبال حکم قضای شیم فرمودند که جمعیت را موافق ضابطه مقررہ توزک داده
بجیل و تحمل پے پر مقصود شود۔ چنانچه لشکر منصور بر فاصله چهار کوه از دائرہ مخالفان رفتہ فرو آمد۔ و چون قریب
بود که اول سوال چیره دستی که باعث غلبه باشد از آن طرف شود۔ جواب مردم نادان را زبان شان بانشان دوم
شمس سرور و ارباب و ادویش نشد۔ و الا هماں روز تحصیل میگروید پاسے چند احمیات آناں باقی بود آن روز
توفیق مقابلہ رفیق آهنا شد و اما گاه هماں شب که پاس آخر بود هر کار را خبر رسانیدند که مخالفان پشت لشکر
پیکر داده طرف اکبر آباد روانه شدند۔

جنگ محمد اعظم و نصرت یافتن ببادشا

حضرت قدر قدرت با استقلال تمام صبح آن روز که ناسم قح و فیروزی بنام ببادشاں رسید و در گویا
و مخالفان از میدان گیر و دار لشکر نصرت و بهروزی شد نماز ادا کرده تیم گامی سوار شدند چون قیاس جنگ
و اراده باخت بنویسند جاجویره افروختن در روز دوم به اکبر آباد رسیدن حکم بصاحب استمانان توپخانه شد
و خود بدولت که توجه تمام بشکار دارند به کردان رهبر متوجه بنزل بودند درین ضمن که نصرت انهارا باشد خبر رسید که
محمد اعظم در پیش رانیش با فوج جنگی بر سر افتات جاہ و جلال که متصل جاجویر لک و الا برافروشته شده و آرد و بجز
دکنیان که خود پذیرفته بود با اتفاق بعضی مغلیه فوج دست غارت در آورده و علی الاتصال کن خبر رسید
که باده شاهزاده جهان و جهانیان شا غنیمتشان ببادروخان زماں عرفت نعمتخان و خان زاده خان عرف نظام
و سید عبدالعزیز خان عرف حسین خان ریلک شریک جنگ تیر و تفنگ نموده اند حضرت نعل جانی بیج و
مردانند با فوج و قار فوج بر نثار و برادر اول و چند اول ترتیب داده اول باده شاهزاده و کلاں جهان شاه

عرف محمد فخر الدین را تعین فرمودند۔ بعد از آن بادشاہ ہزارہ رفیع الشان بہادر را با فوج دست راست کہ سینہ باشد
و بادشاہ زادہ جہان شاہ بہادر عرف محمد خجست اختر را با فوج چپش و اجتنی خاں عرف میر بیچ الزماں دارد و چپ کی جا
و خلص خان عرف محمد بیگ و رضا بہادر عرف محمد صالح را رخصت بہ تنبیا آہنہا فرمودند و خود بدولت و اقبال بزرگ
شال سوار شدہ متوجہ گردیدند ترددات بہادران ظفر فرجام سبر کردگی کہ بادشاہ ہزارہ عظیم الشان بہادر
کہ حملہ رستمیانہ نمودہ چنان از ہر چار طرف قبل کردہ گریز نامہ و بضر قوپ و تفتنگ و دست اندازی
..... خون آشام و دودنخت از دوار روزگارش بر آوردند و چون شکست نصیب او بود بادشاہ پنجہ فقاہت
مخالفان زد۔ خافا لہ و منور خان پسران شیخ نظام حیدر آبادی کہ بتجدید و اربابا حیدر آباد مد بندگی در گاہ
عرش اشتہاء آمدہ اول مضرب خاں بعد از آنکہ سنبھالی شقی پسریو اجمی طعون و سینگ او شد بحضور پرغور حضرت
خلد مکیاں آورد۔ بنیات خطاب خاں زماں بہادر سرفراز گردیدہ بود و رام نگہ پسر کشتر نگہ ہادہ زحیدار کوٹھو
راؤ دپیت بونمیلہ در یک حملہ قتل رسیدہ و ذوالفقار خاں بہادر و خدا بندہ خانسانان حمد حضرت خلد مکیاں
زخم برداشتہ بفرار کردند و از مجاہدان فتح و نصرت یار خاں ملازم سرکار بادشاہ ہزارہ عظیم الشان بہادر و خان
عرف نامدار بیگ نوائے غایت خان دیدان صوبہ حمد عالمگیری و سلطان خوشگی و حمید الدین خان بہادر و حبیب
دار و خدہ توپخانہ بہ شہادت پیوستند و خان زماں خاں بہادر کہ اسماں خطاب جمیع الملک مدارا ہماہم را فراشتہ
شد و بخشی الملک خانہ زاد خاں کہ خطاب خاں زماں یافتہ دیگر بندہ اشید عبداللہ خاں و غیرہ مجروح گشتہ
و اکثر مردم بکار آمدہ چنانچہ لازمہ پاہگری است جو انردی سجا آوردند و دقت دو گھڑی روز باقیماندہ محمد عظیم سید
بخت شربت فنا نوخیز نمودہ الا جاہ از مورچل خاص چکی زخمی رفتہ در اکبر آباد بہ رفاقت پردہ بردارش شتافت
و پسر مطلب خاں کہ درینو خطاب کہ مطلب خاں یافتہ است در مورچل خاں خاص چکی از قبل فرو آمدہ و رنگم
عرف محمد رستم پسر خضر خاں سر محمد اعظم را آوردہ از نظر مبارک گزراہندند۔ نوبت شادمانی و بلبل فتح جاودانی بلند
آوادم گشت۔

جلوس حضرت سیک و شاہ

نہجہ عہد امن ہمہ کہ جہاں درناز است و جہانیاں در نیاز و اذلیل و نہار سامعہ نصیحت کہ سوائے خدا
و عبادت و تدبیر لازم و تقدیم نظام احمد مملکت مصروف باشد و قضیہ و مقدمہ نخواہد بود کہ از عیب دانی و
معاملہ منہی عد یافت تقریر و اظہار استغیث پوشیدہ خباب قدسی باشد و صدق و کذب مبرہن نہ گردد و چون
مرضی مقدس مصروف بہ آن رفت کہ جمیع امور مالی و دینی مطابق امر شریعت عزادولت بیضا سر انجام یابد.....

و شہوت ظاہر و نمود استہشاد و مقبرہ و تقریر بلال و براین غنیمتوں انضال و ادبنا برآں حسب الاتذکارے حکم
 ارفع مقرر می شود و حکم والا شرف نعلانی یا یہ کہ بانفاق ارباب شرع حق لمن الحق رسانند و صورت قطع فضل
 قضایا بحضور انہ معروض دارند و بیاس نیت مہر و ذات اہل مہر فدا کرنے کا از مدت العمر تا حال سلسلے خوشن و مردم
 آزادی و تاخت و باخت کا سہ و شعارے نہ اشتند در جہد حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاہ چاتر و ہلے کے لاد
 افواج بادشاہی و برقع فدا آہنائی شد و بیج و جو صورت نمی بست بمرد و خیز نیت بنشین تخت فرخندہ بخت بفرمود
 میمنت از دم ترس تابش تیغ عدو گدا از نمودہ چندے رجوع بہ جنگی آوردند و خوف تقصیرات گردانیدہ گوسخت
 از اقران و امثال ربوند و قلیلے کہ ہنوز فلاکت شامل حال آہناست کہ نشینی و زادہ گیری اختیار کردہ چوں
 موش در مغارہ کوہ و دامن خزیدہ اندر نشاناد اللہ تعالیٰ در سعد و دالایام کہ خاطر مبارک از بعضی کار با جمع شود
 ملک قلو کہ مسافت طول و عرض ساہا دادہ از آن اجل گرفتہ با صاف و صفا خواہد شد
 آمین رب العالمین -

نہضت آیات بطرف حمیر

حضرت بدولت و اقبال عدو مال ہر دہم شعبان سنہ احد جلوس والا بزم طواف در گاہ حضرت شیخ
 معین الدین چشتی قدس سرہ با حمیر کوچ فرمودند در اثناء راہ قلعہ امیر بنظر افتاد و مخالفت بے شکہ پیشین شکہ
 و لدکش شکہ ابن رام شکہ بن مرزا را جبے شکہ کچھواہ کہ ہمراہ محمد اعظم راجہ جنگ آوردہ بود بخاطر مبارک گزشت و
 حکم والا شرف نفاذ یافت کہ چند روز ضبط در سرکار باشند بعد از آن اگر آثار ہدایت از بے شکہ مذکور ہو یا خواہد شد
 با و والا بدوم براکشش کنبے شکہ نامہ دارد و درینو لا خطاب مرزا را جہ سرفرازی یافتہ است خلافت می توان فرمود
 چنانچہ یحییٰ خاں از سادات یارہ را بہ قلعہ اری و فوجدارئی آنجا مقرر فرمودہ در آنجا گزاشتند و متوجہ جہت
 حمیر شدند۔ چون نزدیک حمیر رسید مخالفت راہپوران بعضی اقدس رسیدہ بیخ مطاعہ صادر شد کہ داخل قلعہ
 حمیر موقوف کردہ سداقات جاہ و جلال طرف جودہ پور برا فرستادہ شدہ حسب حکم والا کار پردازان سرکار علی علی
 آوردہ بدو بدو کوچ پیشکش کردہ جودہ پور افواج بحر امواج فرود آمدند ہمارا جہت شکہ و ملک اس
 پیکارش حرف نعیم خاں سعادت ملازمت دریافت قلعہ جودہ پور سرکار والا فرود
 و حضرت قدر قدرہ از ہما تمام اودت فرمودہ بحضور حمیر تشریف آوردند و ہمارا روز و ریاضت تمام نمودہ و ہما
 و زیارت در گاہ قعدہ الاسا لیکن شیخ معین الدین چشتی سزا شد کہ شاہ جہاں آباد با بفرمودہ ہما در نہضت شد
 درین من خبر رسید کہ محمد کام بخش بر خلاف وصیت حضرت خلد مکان قبلہ گلبرگہ رفتہ عدست بغاوت کشادہ مانگ

بیدار آید بهشت نموده بقضای صغیر غیاث خام عدل مصمم کرده است بحیث بادشاهان برین اقتصاد کرد
که بکن تشریف آورده اگر اواز نصیحت و وعظ گوش شنویم ماند و کلان بدلا نظر شود بصنایع بادشاهان منظر
کرده بعد ضبط وسیع ملک دکن که پیشش صوبه تقسیم یافته و در هر صوبه حکام اجداد تخت نشین بود خان فرزند
هندوستان بهشت نشان معطوف خواهد شد چون سعادت برسد وقت و حال کثیرا اختلالی او نشد و از راه جو
جانبایر خاں عرف و تم دل خاں نواسه خان زمان پسر عظیم خاں که صوبه دار می ماند آباد داشت و سیف الله خاں
و غیره عرف بر علی بیگ و غیره نوکران خود را ناحق کشته و این معنی بعضی مقدس رسید لاچار متوجه عبور درین
زمین شد ندوچه سنگ و احمیت سنگ و در گذر اس راهتور از راه ناعاقبت اندیشی روگیرز نهاد و عقب لشکر فیروزی یافته
از آنجا که خاطر مبارک متوجه رفعت محمد کام بخش بود اصلا گزینن را چونان جهالت شکار بخاطر راه نداده کوچ کوچ
پتاینج عبور دریائے نمودند -

پتاینج داخل برانور شدند و بلا توقف از آنجا در صحن بارش و باران کوچ فرموده براه ملک پور
ملک چاند اسموڑه صوبه برار شد پائین نامدیر عبور دریائے گنگ فرمودند و از آنجا به تمل و تمل برآه که گاه
ودانه در ایام گرانی که از چند سال بدرکن است پتاینج داخل ظفر آباد محمد آباد بیدر تشریف از زنی
فرمودند و داد و خان صوبه دار ملک کرنا ملک و حیدر آباد بست و چهارم رمضان سنه و از مجلس و الاشراف
اخذ و ملازمت و الاگشت و لشکر معالی کوچ کوچ غره و قلعہ کسنه دو حوالی حیدر آباد بفاصله چهار کرده نیم مروتا
جاه و جلال شد -

فیروزی یافتن بر محمد کام بخش

غره و قلعہ کسنه از جلوس والوالئے جا کشتا بفاصله چهار کرده از بله حیدر آباد برافراشته نشد
شاهزاده و لاتبارو شاهزاده ای عالمقدار و امرایان نامدار و توپخانہ آتش بار حکم قضا شیم صادر گشت که اگر لشکر
ظفر پیکر سورچال مقرر نموده با فوج خود روند و شب خبردار باشد و دفعه دوم برین جہاں شرف نفاذ یافت پیش
از طلوع آفتاب شاهزاده جہاں جہاں نیاں شاه رفیع التیاج بہادر و جہتہ الملک دارالہمام خانخاناں بہادر ظفر
و امیرالامراء و انصار خاں بہادر نصرت جنگ داد و خاں پنی و حمید الدین خان و اسلام خان و اردو و توپخانہ
آبی بے خبر و صحت یافت را خوار سازند و اگر در مقابلہ آرد چنان جنگ پیش آیند که گشت نشود و زند بکنند
برسد و باد شاهزاده عالم و عالمیان جہاں شاه بہادر بیرون لشکر با فوجی متعینہ برآمد مستعد باشند چنانچه صبح سوم
شہر پور فوج بحر مصلح بسر کردگی پادشاهزاده و الامرتبت و نوینان صاحب مہمت حسب حکم قضا و امضا از ہر

در آمده قبل منوره و آن اجل گرفت با سعد دس از پیاده و سوار در هر دو خیل همچنین محی السنت و غیره سپهر بیک
خیل و یک عاری و نمانه سواری با استقلال تمام سوار شده و چند توپ و سندوق سرداد و مراتب تیراندازی
تا حد گزرا نهند - چون عدول محلی پدر بزرگوار در گردانی از جناب برادر کلاں که بجای پدر باشد و عذاب مساوات
کشی ساری حال او چند زخمی از میدان داد و دیگر دستگیر داده و خاں گردید و حضرت قدر قدرت که در میان عام فرمود
باو شاه زاده جهاندار شاه بهادر و عظیم الشان بهادر نشسته بودند قراولان و هر کار با آمده مبارک باو بعضی میانه
حضرت از راه فضل که خاصه جناب قدسی است تا بگوید فرمودند که زود با قیاط بیایند و اداب از دست ندهند -
چنانچه وقت چهار گری مدد آخر باد شاهزاده رفیع الشان بهادر و جهان شاه بهادر و جمعه الملک باو الهام میرا
و غیره سه انیال یکجای از بابت سواری محمد کام بخش و دوم بابت سواری هر سپهر پیش و سوم سواری زاده را
پیش گرفته داخل جالی دولته مبارک شدند و موافق حکم اشرف اعلیٰ احوال در بار خاں خاطر نموده تسلیات مبارک
و فتح بجا آورده و در بار خاں محمد کام بخش را در خمیه عدالت العالیه فرود آورده و شازادیه وقتی که بر سر فرش عدالت
در بار خاں پرید که قبل کدام طرف است خان مذکور بدست راست اظهار کرده ایشان طرف قبله سر نهاده پا در آرد
و وقت شب حضرت ظل سبحانی خلیفه الرحمانی با هر چهار باد قاضی زاده و جمعه الملک امیر الامراء و حمید الدین خاں
و دیگر امراء و الاثاری خمیه عدالت تشریف آوردند و احوال پرستی و مرهم پاشی و تردد و دخت جراحات فرمودند و کسر
محمد کام بخش را بر زانوئے مبارک گرفته خون زخمها را بدست مبارک پاک میکردند - مدحین وقت محمد کام بخش شاه
عظیم الشان بهادر گفت که یک چیز و هیچ ندارم که پیشکش کنم شاعر عرض بکنید که در جلد مصحف
که هر دو سلطان آفرین گفته صحیح کرده ام آنرا پیشکش میکنم و امید اجابت دارم - حضرت از راه ترحم فرمودند که قبول کنیم
و ما هر چند شما نشتیم سود مکرده و الا شمارا بچنین حال چرا میدیدیم الحال هم لطف ما را در حق خود پیش یا پیش قصد
نمائید و فوج با شما چه قدر بود موی الیه عرض کرد که یکصد سوار - حضرت فرمود که یکصد سوار می شنیدیم مگر الا شما
نموده که اگر این قدری بودند حسب اراده خود را میسر میدادیم و آنچه انداخته بودیم باقیمینخواهیم که از خاک تحت
برسم خدا تعالی بپایان کرد که ما را بر زانوئے مبارک کزیم و فخر محنت و دهمیم است برماند اما مردان چنانکه شنیدند
با سحر خواهند بود بکار نخواهند آمد - حضرت از چنین حرف و حکایت آب دیده شده فرمودند که آن جماعت را در کنار
نگارده و نخواهند شد - محمد کام بخش پیش قدم گفت و عرض کرده حضرت بدولت اقبال از آنجا برخاسته و محل را ترک
فرمودند و کام بخش همان شب از در شاهزاده زخم تیر و بندقی که داشت مدحیت حیات سپرد و یک پس فرمودند و بجا
نیز که مجروح بود و فاقش نمودند - شاه و گداوند ملک و دانه مال

باشاہ رحمت تاسدوز نوبت نخواستہ تکلفین بانجام رسانیدند۔ مہ چہارم دیوان عام خودہ و دوم
نزدہ پیش گزرا نیدہ از عہد منظور شد و بر دم حجتہ الملک مارا لہام خطاب معظم خان خانان بہادر
ظفر جنگ قادیان بہ لک ورم اضافہ و انعام و امیر الامراء ذوالفقار خان بہادر نصرت جنگ خطاب سپہر
دار و اضافہ یک کرور درم انعام و داؤد خان باضافہ تہڑی ذات یکہزار سوار و دیگران کہ مصدرتہ شدہ و بود
باضافہ منصب خلعت و خان زمان عرت منعم خان بخشی سوم خطاب بہایت خان بہادر خطاب خان زمانی بہ
خانہ زاد خان سپہر دوم حجتہ الملک سر فرار گشت و یکہفتہ نوبت جشن بلند آوازہ گردیدہ و ملاحت لشکر فتح رہبر چٹال
بہشت نشان مقرر شد پنج غرہ و یکہستہ از مجلس دالام حضرت بدولت و اقبال با فتح دیر و نئی بغرم ہندوستان
کچ از حیدر آباد کہ درینا خطاب فرزندہ بنیاد یافتہ است فرمودند عواقب امور بخیر باد۔

تیارخ غرہ برج اتانی سادہ محمد شاہی مذہب شینہ با تمام رسیدہ فتحہ تواریخ منتخب تصنیف ہستہ جنگ دیوان
گو جہر کارہ بہادر شاہی لہ

ضمیمہ سب تصنیف کتاب

”بظاہر اقصای فرخچین فرس سخندانی گزشت کہ کفر اہل دانش تیارخ بدشاہان ہر دیار را علو و علو بطول کلام نگاشتہ
اباح تواریخ کہ شعر باحوال بادشاہان ہلی گزوات و غزینہ ہندہ و جنگالہ و جہنور و غیرہ ملک شرمیہ و حکام ملتان و دیگر
بہینہ و عادل شاہیہ و قلع الملک و نظام شاہیہ و عا دشاہیہ و قادیانہ و جہاد حکومت کردہ اند عبارت مرہ کسے نموشدہ
ہذا بقدر حاصل از تواریخ مقبول است بنا ائمہ سلیقہ داشت بقلم اختصار نگاشت اگر نظر نظر صاحب نظران گردوز سعاد
مؤلف نے ابتدا میں خاندان غلیہ کا سلسلہ امیر تیمور سے بہادر شاہ اول تک دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ محمود غزنوی کے
قیام حکومت کے لئے ذہنی قیام حکومت سلطان مغز الدین محمد سے ہوئی اس کے بعد خاندان قلامان کا مختصر حال دیا ہے۔
ذکر دیگر سلطانہ رضیہ بنت شمس الدین سہ سال و شش ماہ و شش روز و نرساں روانی نمودہ ہی گویند کہ سلطانہ فیضیہ
زن و سیت خربود۔ قباد بر وکلاہ بر سر گزشتہ امور سلطنت را بائن نیک سرانجام می داد۔ لاکن اعیان الملک سب
تقریباً الی الدین یافتہ بشی میر آخر کہ دقت واری سلطانہ و نہ دامت نیز مثل میدا و گراں طار شدہ جشی ذکر رکشتہ سلطانہ
و نہیہ کہ کردہ بلکہ ہندہ و نہیہ دامت و نہیہ الدین بہرہ شاہ و سلطنت برداشتند۔ ملک التوینہ حاکم ہندہ و نہیہ دامت و نہیہ
خود کردہ خود با نہیہ حاجت ہنگراں و دیگر زمینداران و دہتر ہنگر بہی کشیدہ است یافتہ امور لامرضیہ و نہیہ دوم
اندست خاندان قلامان سبیل رسیدہ و نہیہ فادشدہ۔
۱۔ تہی نسخہ لکھنؤ ۱۰۶۰ ہجری ۱۶۷۸ م قریب ۶۰ ورق یعنی ۲۰ صفحہ پر منسلک ہے

مضمون ہذا

پہلے رسالہ ”تجلی“ حیدرآباد میں شائع ہو کر دوبارہ کتاب کی
— صورت میں شائع ہوا۔ —

شمس الاسلام پریس
چھاپکار

